امام صحیح العقیدہ ہونا چاہئے

تالیف

شیخ العرب والعجم سید علامہ ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ علیہ



جمعیۃ اھل الحدیث السند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ مطبوعات 15

امام صحیح العقیدہ ہونا چاہیئے

تالیف

شیخ العرب والعجم سید علامہ ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمۃ اللہ علیہ

مقدمہ

فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

ناشر

جمعیۃ اہلحدیث سندھ کراچی ڈویژن

کراچی دفتر: الراشدی مسجد اہلحدیث موسیٰ لین لیاری۔ کراچی فون: 7511932

نام کتاب.......... امام صحیح العقیدہ ہونا چاہیئے

مؤلف.......... شیخ العرب والعجم بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ

مقدمہ.......... فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

تصحیح ونظر ثانی..... فضیلۃ الشیخ محمد حسین بلتستانی حفظہ اللہ

تاریخ اشاعت ششم جمادی الثانی ۱۴۲۲- بمطابق ستمبر 2001ء

قیمت.......... [redacted]

کمپوزنگ.......... محمد آصف مغل (گرین ٹاؤن، کراچی)

﴿ادارہ کی مطبوعات مندرجہ ذیل پتوں سے مل سکتی ہیں﴾

☆ دفتر جمعیت اہلحدیث سندھ جامع مسجد الراشدی، موسیٰ لین۔ کراچی فون: 7511932

☆ مکتبہ نور حرم ۶۰ نعمان سینٹر بلاک ۵ گلشن اقبال۔ کراچی فون: 4965124

☆ مکتبہ اہلحدیث ٹرسٹ، کورٹ روڈ، کراچی۔

☆ مکتبہ توحید، محمد جنید، دلی مسجد دہلی کالونی۔ کراچی

☆ عتیق سنز، مین اردو بازار۔ کراچی فون: 2631220

☆ علمی کتاب گھر، اردو بازار، کراچی۔

☆ مکتبہ الدعوۃ السلفیہ نزد محمدی مسجد اہلحدیث، پکا قلعہ دروازہ۔ حیدر آباد

☆ مکتبہ السلفیہ، شیش محل روڈ۔ لاہور

☆ مکتبہ قدوسیہ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار۔ لاہور

☆ مکتبہ اسلامیہ، بھوانہ بازار۔ فیصل آباد فون: 631204

☆ جامع مسجد عثمان بن عفان، سیکٹر G-11/2۔ اسلام آباد

جز نہیں مانتے، بلکہ ان کے ہاں ''ایمان صرف زبان کے اقرار اور دل کی تصدیق کا نام ہے''۔

یہاں ذرا سا غور کیجئے کہ جب اعمال کو وہ ایمان میں داخل ہی نہیں سمجھتے تو نماز بھی (ایک) عمل ہے، لہٰذا جب وہ نماز کو ایمان کا جز ماننے پر تیار نہیں تو پھر (اہلحدیث کی) نماز ان کی اقتداء میں کیونکر معتبر ہوسکتی ہے۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بطورِ خاص نماز کو ایمان کہا ہے۔ احادیث میں ترک نماز کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے، تو پھر نماز کے ایمان ہونے میں کونسا امر مانع ہے؟ لہٰذا جب نماز کے مسئلہ میں ان کی بنیاد ہی غلط ہے تو پھر ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا چہ معنی دارد؟

قارئین کرام! مذکورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ احناف کے اندر پائے جانے والے بہت سے عقائد انتہائی انحراف واضطراب کا شکار ہیں۔ لہٰذا ''مخل فی العقیدہ'' امام کی اقتداء کیسے درست ہوسکتی ہے؟

مسئلہ زیر بحث پر ایک اور پہلو سے بھی گفتگو ہوسکتی ہے اور وہ ''تقلید شخصی'' کی وہ صورت ہے جو ہمارے ملک میں عمومی طور پر ہر خاص وعام پر مسلط ہے الاماشاءاللہ

چنانچہ ''تقلید جامد'' عقیدہ کا بہت بڑا انحراف ہے اور شرک کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ قرآن وحدیث کے ظاہر وبیّن احکام پر اپنے امام کے قول کو مقدم کیا جاتا ہے۔ اس کی ایک جھلک مندرجہ ذیل حوالہ سے ظاہر ہوتی ہے۔

جامع ترمذی کے ساتھ ''التقریر للترمذی'' کے نام سے ایک رسالہ چھپا ہوا ہے جو مولوی محمود الحسن دیوبندی کی تقاریر کا مجموعہ ہے۔ اس میں ایک فقہی مسئلہ ''خیار مجلس'' پر بحث کرتے ہوئے موصوف نے شوافع کے ساتھ

اپنا اختلاف نقل کیا ہے۔ پھر مذہب شوافع کے استدلال میں بعض احادیث بھی نقل کی ہیں، اس کے بعد اپنا فیصلہ یوں صادر فرمایا ہے:۔

"الحق والانصاف ان الترجیح للشافعی فی ھذہ المسألة
ونحن مقلدون یجب علینا تقلیدا امامنا ابی حنیفه"

یعنی حق اور انصاف کی بات یہ ہے کہ اس مسئلہ میں ترجیح امام شافعی (کے موقف) کو حاصل ہے اور ہم چونکہ مقلد ہیں لہٰذا ہم پر تو امام ابو حنیفہ کی تقلید واجب ہے"۔ (التقریر للترمذی ص ۳۹۔۴۰)

قارئین کرام! یہاں پر "تقلید جامد" کا اسلوب ملاحظہ فرمائیں، پہلے حق کی تعیین خود فرما رہے ہیں اور پھر محض تقلید کی وجہ سے خلافِ حق یعنی باطل کو اختیار کر رہے ہیں۔ یہ انتہائی قابل مذمت جمود ہے۔ کیونکہ پہلے حق کا اعتراف کیا گیا ہے۔ جبکہ اعترافِ حق کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی شریعت اور حکم کچھ اور ہے اور امام ابو حنیفہ کا فیصلہ اس کے بر خلاف ہے۔ لہٰذا ہم اللہ، رسول کی نہیں بلکہ اپنے امام کی مانیں گے۔

نیز اس عبارت سے یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ایسے نزاع کے موقع پر تقلید امام ضروری ہے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات یعنی حق کی پیروی کی ضرورت نہیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔

اب آپ انصاف سے بتایئے کہ اس قسم کی روش، اللہ کی شریعت میں دخل اندازی اور اس کے حکم میں شراکت کے مترادف نہیں؟

یقیناً یہ شرک فی الحکم ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

ولا یشرك فی حکمه احداً

نیز فرمایا:۔

فان تنازعتم فی شئ فردّوہ الی اللہ والرسول

نیز فرمایا :۔

لکُلٍّ جعلنا منکم شرعۃ ومنھاجاً

قارئین کرام ! جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات، معبود برحق ہے اور اس کے سوا دوسروں کی عبادت شرک ہے۔ ویسے ہی وہ ذات واحد لاشریک، شارع و حاکم ہے۔ اس کے سوا دوسروں کی اطاعت شرک ہے۔ فرق یہ ہے کہ پہلا شرک، شرک فی العبادۃ ہے جبکہ دوسرا شرک، شرک فی الاطاعۃ ہے۔

البتہ (شرعی امور میں) رسول اللہ ﷺ کی اطاعت بھی فرض ہے کیونکہ ان کی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کوئی جدا چیز نہیں بلکہ ایک ہی چیز ہے۔ فرمایا:۔

"من یطیع الرسول فقد اطاع اللہ" اور جس نے رسول کی اطاعت کی تو حقیقۃً اس نے اللہ (ہی) کی اطاعت کی"۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

"من اطاع محمدا فقد اطاع اللہ ومن عصیٰ محمدا فقد عصیٰ اللہ"

یعنی جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

قارئین کرام ! تقلید شخصی کے شرک ہونے پر قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل آیت انتہائی قابل غور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اتخذوا أحبارھم و رھبانھم أربابا من دون اللہ والمسیح ابن مریم وما امروا إلا لیعبدو إلٰھا واحدا (التوبہ آیت ۳۱)

اس آیت سے واضح ہو رہا ہے کہ اہل کتاب نے اپنے علماء اور راہبوں کو اللہ

کے سوا اپنا رب بنایا ہوا تھا، حالانکہ اللہ کا فرمان یہ تھا کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو لیکن ان کا اپنے علماء کو رب بنانے کا معنی یہ نہیں تھا کہ وہ ان کی عبادت کرتے تھے، یا ان کے نام کا (جانور) ذبح کرتے تھے یا انہیں سجدہ کرتے تھے، بلکہ رب بنانے کا مطلب یہ تھا کہ وہ ہر چیز میں اپنے علماء کی اطاعت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ سنن ترمذی میں اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے:۔

"اما انهم لم يكونوا يعبدونهم ولكنهم كانوا اذا احلوا لهم شيئاً استحلوه واذا حرموا عليهم شيئاً حرموه" (ترمذی)

یعنی وہ ان کی عبادت نہیں کیا کرتے تھے، بلکہ جب ان کے علماء ان کے لئے کسی چیز کو حلال کرتے تو اسے حلال مان لیتے تھے اور اگر کسی چیز کو حرام کرتے تو اسے حرام مان لیتے تھے۔

گویا ہر معاملہ میں علماء کی اطاعت اور ان کے (اپنے تئیں) حلال و حرام کردہ کو حلال و حرام قبول کرنا ہی انہیں رب بنانا تھا۔ اور ظاہر ہے یہ شرک ہے۔

صحابی رسول حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا "کیا اہل کتاب نے اپنے احبار و رہبان کی عبادت کی تھی؟ فرمایا، نہیں بلکہ ان کے حرام کردہ کو حرام مانتے تھے اور ان کے حلال کردہ کو حلال مانتے تھے۔ اسی چیز کو اللہ نے عبادت قرار دیا اور اسی قبیح حرکت کی بنا پر یہ ارشاد فرمایا کہ "انہوں نے اپنے علماء کو اپنا رب مان لیا ہے"۔

امام قرطبی نے اسی آیت کے تحت فرمایا ہے:۔

"جعلوا احبارهم ورهبانهم كالارباب حيث اطاعوهم في كل شيئ"

"انہوں نے اپنے علماء اور راہبوں کو رب کا درجہ دے دیا تھا کیونکہ ہر بات میں ان کی اطاعت کی تھی"۔ (تفسیر قرطبی جلد ۸ ص ۱۲۰)۔

افسوس ہے کہ ہمارے معاشرے میں بھی تقلید جامد کی یہی صورت کار فرما ہے اور پورے دین کی عمارت ایک امام پر قائم کر دی ہے اور تمام احکام میں ان کا (یعنی ان سے منسوب) فتویٰ اور قول قبول کیا جاتا ہے۔

یہ جمود، عقیدہ کا زبردست انحراف ہے۔ خود تمام ائمہ کرام اس جمود سے بری ہیں۔ لہٰذا جن ائمہ مساجد کی یہ روش ہو ان کی اقتداء کیسے درست ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اصلاح عقیدہ کی توفیق عطا فرمائے اور کتاب و سنت کی سچی محبت عطا فرمائے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آلہ وصحبہ واھل اطاعتہ اجمعین۔

وکتبہ / عبداللہ ناصر رحمانی
امیر جمعیۃ اہلحدیث سندھ